بیدار رہنے کی ضرورت

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

[حضرت ناظم اعلیٰ وفاق المدارس کا ایک قدیم مضمون، جو انہوں نے آج سے کچھ عرصہ قبل اُس وقت کے حالات کے پیش نظر تحریر کیا تھا، جب کفار اور اس کے آلہ کاروں کی طرف سے دینی مدارس پر مختلف الزامات لگائے جا رہے تھے اور انہیں ختم کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں، آج بھی دینی مدارس کو کفار اور اس کے آلہ کاروں کی جانب سے مختلف الزامات کا سامنا ہے، حضرت ناظم اعلیٰ کا یہ مضمون اسی صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے تذکرکے طور پر پیش کیا جا رہا ہے..................................ادارہ]

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ!

گزشتہ تعلیمی سال اربابِ مدارس کے لیے امتحان و ابتلاء کا سال تھا۔ مختلف سمتوں سے اٹھنے والے طوفانوں کا رُخ مدارس دینیہ کے بوریانشین اساتذہ اور طلبہ کی طرف تھا۔ اہلِ دین کی کردارکشی اور مدارس دینیہ کی توہین و تنقیص اور تحقیر زوروں پر تھی، ملت اسلامیہ کے اِس عظیم اثاثہ کو نابود کرنے کے لیے غیروں کے ساتھ اپنے بھی شامل تھے، حتیٰ کہ مدارس دینیہ کا وجود خطرے کی زد میں تھا۔ یوں تو کوئی دورِ حکومت بھی مدارس دینیہ کے لیے باعث رشک نہیں رہا مگر گزشتہ سال بالخصوص سقوط کابل کے بعد مدارس کے خلاف سازشیں عروج پر رہیں۔ یہ چیلنج گزشتہ تمام آزمائشوں سے زیادہ صبر آزما، جاں گداز، پرخطر اور زیادہ ایثار و قربانی، حکمت عملی اور استقامت کا متقاضی تھا اور گوشۂ عافیت میں پناہ لینے کی بجائے سربکف میدان میں آنے کی ضرورت تھی۔

اِس موقع پر دین کا درد رکھنے والے ہر مسلمان نے اپنی بساط کے مطابق ان چراغوں کو بجھنے سے بچانے کے لیے تگ و دو کی، خانقاہوں میں آہوں اور نالوں کا شور اُٹھا، خدا رسیدہ درویشوں نے عاجزی کے ہاتھ بارگاہِ خداوندی میں بلند کئے، اہل علم و قلم نے اربابِ اختیار کو اُن کی غلط روش پر متنبہ کیا، اربابِ مدارس نے یک زبان و یک جان ہو کر ان اداروں کا

تحفظ کیا، آیت کریمہ اور بخاری شریف کے ختم کیے گئے، اساتذہ وطلبہ نے اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود خالی دامن بارگاہِ خداوندی میں پھیلادیئے۔ بلاتشبیہ ﴿إن تهلك هذه العصابة فلن تعبد ابداً﴾ جیسی بے قراری وبے بسی کا منظر تھا۔ صد شکر واحسان کا اِس موقع پر حق تعالیٰ شانہ نے وہی معاملہ فرمایا جو وہ اپنے بے بس وبے کس اور مضطر بندوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں: ﴿ام من يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء﴾

مدارس کو تہہ تیغ کرنے والوں کے مذموم عزائم پورے نہ ہو سکے۔ قال اللہ وقال الرسول کی صداؤں پر پہرے لگانے کے خواب پورے نہ ہوئے۔ غیر ملکی آقاؤں کی ہدایات پر عمل درامد کے منصوبے کامیاب نہ ہوئے، دینی مدارس پر حکومت کی حکمرانی اور انہیں سرکاری حصار میں لے کر حریت فکر کی شمع بجھانے کی خواہش پوری نہ ہو سکی۔

یہ سب کچھ حق تعالیٰ شانہ کے بے پایاں فضل وکرم کا ثمر ہے کہ انہوں نے اپنے دین کی خدمت کرنے والوں کے بے آبرو نہیں ہونے دیا۔ اُن کی ہزار ہا بشری کمزوریوں کے باوجود انہیں اپنے دین کے کھلے مخالفین کے مقابلہ میں جرأت کے ساتھ کھڑا رہنے کا حوصلہ عطا فرمایا۔ اس عرصہ میں ان مدارس کے تحفظ وبقاء کے لیے ہم ناتوانوں سے جو کچھ بن پڑا ہم نے اس سے دریغ نہیں کیا۔ تحدیث بالنعمۃ کے طور پر اس حقیقت کا اظہار ناموزوں نہ ہوگا کہ حالات کی نزاکت اور وقت کے تقاضوں کے مطابق احقر نے مدارس کے خلاف اس یورش کا ہر سطح اور ہر محاذ پر اپنی بساط کے مطابق پوری جانفشانی سے مقابلہ کیا۔ مدارس دینیہ کے دفاع کی اس جنگ میں احقر کو تمام مکاتب فکر کا مکمل اعتماد، سرپرستی اور تعاون حاصل رہا اور تمام مسالک کے اکابر نے احقر کو مدارس کے مشترکہ مؤقف کی ترجمانی کا فرض سونپ کر ہر طرح کی دعاؤں سے نوازا، بحمد اللہ اکابر کی طرف سے تفویض کردہ ان ذمہ داریوں اور گرانقدر امانتوں کا قدم قدم پر لحاظ رکھا گیا۔ اس عرصہ میں احقر نے حضرات اکابر کے فرمان پر اپنے ذاتی آرام وراحت کو ملت کے اہم ترین مقصد پر قربان کرتے ہوئے شبانہ روز کام کیا۔ بحمد اللہ حق تعالیٰ شانہ نے ان مساعی کو قبول فرماتے ہوئے ثمر آور فرمایا۔ احقر مدارس کے دفاع کی اس جدوجہد کو اپنے لیے سعادت، وسیلہ نجات اور سرمایۂ آخرت سمجھتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ کے فضل وکرم کے بعد یہ تمام مسالک کے اتحاد وتعاون کا ثمر ہے کہ وہ ہر محاذ پر حکومتی منصوبوں یا سازشوں کا مقابلہ کرنے اور مدارس دینیہ کا دفاع کرنے میں سرخرو اور کامیاب ہوئے اور بالآخر اربابِ اختیار کو یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑی کہ مدارس دینیہ کا فرقہ وارانہ منافرت سے کوئی تعلق نہیں، تعصب اور منافرت کو ہوا دینے والی کوئی کتاب ان کے نصاب میں شامل نہیں، علمی وفقہی اور بعض مکاتب فکر میں عقیدہ وفکر کے بنیادی اختلافات کے باوجود کسی مکتب فکر نے دوسرے مکتب فکر کے قتل کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا، جو لوگ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ مدارس میں مخالفین کو قتل کرنے پر جنت کی بشارتیں دی جاتی ہیں، وہ اسلام دشمن ہیں یا شدید ترین غلط فہمی اور دھوکے کا شکار ہیں۔ مدارس پر عصبیت اور فرقہ واریت کی تعلیم دینے کا الزام بہتان عظیم ہے۔

دینی مدارس اپنے تمام انحطاط اور زوال کے باوجود اس اُمت کا قیمتی سرمایہ ہیں، ان مدارس نے ہنگاموں، بحرانوں

اور روشنی سے محروم دلوں میں بھی اپنے وجود سے اُمت کی نمود کا فریضہ انجام دیا ہے۔ فللّٰہ الحمد علی ذلک۔

بحمد اللہ دینی طبقوں کے مبنی بر حقائق اس متفقہ مؤقف کی بدولت فوری طور پر مدارس دینیہ کو کوئی خطرہ نہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی یہ مدارس اندھیروں میں علم کا چراغ روشن رکھیں گے، لیکن آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت عالمی کفر دین کے ان مراکز کو ختم کرنے کے درپے ہے، یہود و نصاریٰ اور اُن کے ہم نواؤں کو اسلام پر عمل کرنے والے پختہ کار مسلمانوں کے مقابلہ میں لبرل اور سیکولر ذہنیت کے عوام اور حکمران مطلوب و محبوب ہیں اس لیے ان کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ بیداری رات کی تاریکیوں میں بھی اور دن کے اُجالوں میں بھی، رات کی خلوتوں میں احکم الحاکمین کی بارگاہ میں نزول نصرت کے لیے اور دن کی جلوتوں میں اس کے دشمنوں سے مبارزت کے لیے۔

بقدر الکد تکتسب المعالی من طلب العلیٰ سہر اللیالی

سانحہ جامعہ فاروقیہ، علماء کرام نے کارروائی نہ ہونے کی صورت میں راست اقدام کا فیصلہ

(پ-ر) جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی میں جامعہ کے مہتمم اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مولانا سلیم اللہ خان کی زیر صدارت شہر بھر کے جید علمائے کرام و دینی مدارس کے منتظمین و سرکردہ شخصیات کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ اجلاس میں جامعہ فاروقیہ کراچی کے طلبہ کے ساتھ ہونے والے ہولناک اور پر تشدد اور خوں ریز واقعہ جس میں ایک طالب علم کو شہید کیا گیا، اس سانحہ پر شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ محرم کے ایام پر امن گزرنے کے بعد یہ سانحہ ظالمانہ اقدام ہے جس پر خاموش نہیں رہا جاسکتا، جامعہ فاروقیہ کراچی اور حسینی مشن کے درمیان 2004ء سے مرتب ضابطۂ اخلاق پر جامعہ کی انتظامیہ کی طرف سے کسی ایک شق کی بھی خلاف ورزی نہیں کی گئی مگر یہ افسوس ناک واقعہ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت رونما ہوا جس میں شہید ہونے والے طالب علم پر وحشیانہ و ظالمانہ تشدد کیا گیا، جس میں شہید طالب علم کے اعضاء توڑے گئے اور پورے جسم پر کاری ضربیں لگا لگا کر ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا، مقامی انتظامیہ کا کردار بھی مشکوک ہے، یہ ایک ایسا شر انگیز واقعہ ہے جس پر دینی مدارس اور دینی قوتیں خاموش نہیں رہیں گی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ دینی مدارس اور طلبہ ملک میں وحدت و سلامتی کے فروغ کے ساتھ خیر و برکت کا ذریعہ ہیں، ان کو شہر کے بدقماش اور غنڈہ گرد عناصر اپنی تخریبی کارروائیوں کا نشانہ بنا کر پر امن اور محب وطن قوتوں کو اشتعال میں لا کر ملکی سالمیت اور مسلم یکجہتی کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں، کراچی شہر پہلے ہی زخموں سے چور چور ہے، دہشت گرد عناصر دندناتے پھر رہے ہیں، کراچی انتظامیہ ناکام ہو کر رہ گئی ہے، ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جامعہ فاروقیہ کراچی کے طالب علموں کا خون رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر کراچی انتظامیہ نے سستی و لاپروائی یا جانبداری کا مظاہرہ کیا تو دینی مدارس ایک تحریک کے ذریعے نہ صرف اپنی حفاظت کا اقدام کریں گے بلکہ شرپسند اور غنڈہ عناصر کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ شہر کے جید علمائے کرام نے کراچی انتظامیہ کو خبردار کیا کہ وہ سانحہ جامعہ فاروقیہ کراچی کے اصل اسباب کا پتا لگائے اور فوری طور پر ملزمان کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے، ورنہ ہم راست اقدام پر مجبور ہوں گے۔ اجلاس میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ جامعہ فاروقیہ کراچی کا واقعہ 2 مذہبی گروہوں کا تصادم ہرگز نہیں تھا بلکہ پر امن طلبہ پر یک طرفہ فائرنگ کر کے ایک طالب علم کو شہید اور 5 کو زخمی کیا گیا اور مقامی انتظامیہ طلبہ کو تحفظ دینے میں ناکام رہی۔ اجلاس میں ایک ایکشن کمیٹی تشکیل دی گئی۔